| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جعلساز پکڑے گئے۔۔۔۔۔!!!

خلفائے راشدینؓ سے منسوب میلاد کے متعلق جعلی احادیث کی حقیقت

قارئین کرام!!! بریلویت کی بنیاد ہی جھوٹ پر رکھی گئی ہے۔۔چونکہ یہ لوگ ''تقیہ باز'' رافضی ہیں اس لئے رافضیوں کے ایک فرقے خطابیہ کی طرح غالبا جھوٹ بولنا ان کے نزدیک حلال اور سب سے بڑی عبادت ہے۔۔۔پاکستان میں کچھ عرصہ سے ''جشن خرافات کے جلسوں'' جنہیں یہ بے دین ''جشن میلاد کے جلوس'' کہتے ہیں میں ''خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین'' کے متعلق جھوٹی حدیثیں پڑھی جاتی ہیں خاص کر ماہ ربیع الاول کے دنوں میں ''موبائل میسیجز'' کے ذریعہ اس جھوٹ کو خوب پھیلا کر احمد رضا خان کے سچے پیروکار ہونے کا خوب خوب مظاہرہ کیا جاتا ہے ان جعلی فضائل کے متعلق مورخ بریلویت کا کیا نظریہ ہے ملاحظہ ہو۔۔۔

علماء اہل السنۃ والجماعہ پر ہونے والے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات
اور بریلوی رضاخانی مذہب کی حقیقت جاننے کے لئے وزٹ کریں

WWW.HAQQFORUM.COM
WWW.RAZAKHANIMAZHAB.COM
WWW.RAZAKHANIMAZHAB.WEEBLY.COM
WWW.YOUTUBE.COM/RAZAKHANIMAZHAB
WWW.YOUTUBE.COM/RAZAKHANIGUSTAKH
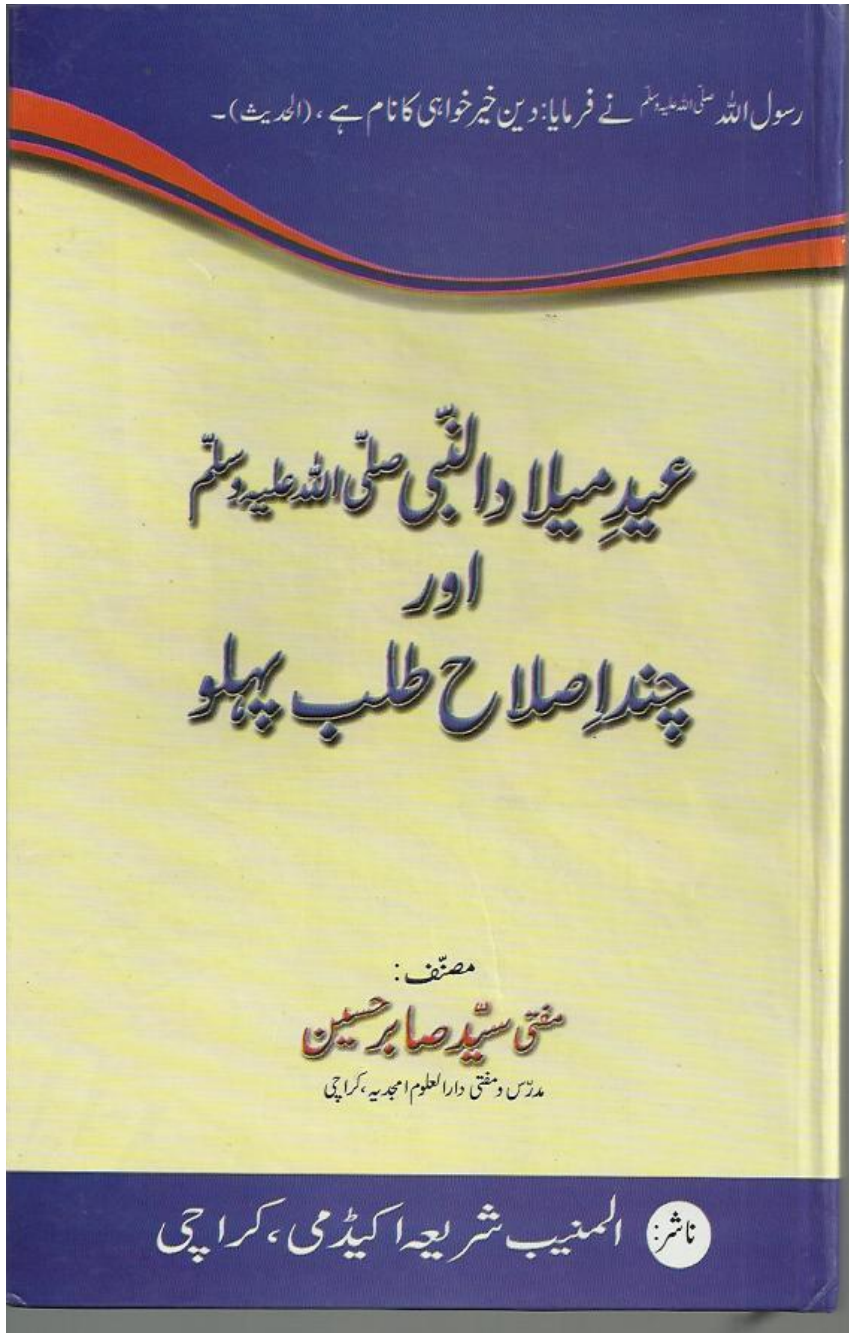
دین کے لئے صرف کیا کرتے تھے۔لہذا یہاں اس امر کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم دینی کاموں میں اپنی ترجیحات کا تعین کریں اور یہ دیکھیں کہ موجودہ وقت میں کس کام کو کتنا وقت دینا ہے، کسے مقدم اور کسے موٴخر کرنا ہے۔ مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی اور بدحالی کو اس وقت تک تبدیل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ وہ وقت کے تقاضوں اور شریعت کے اُصولوں کے مطابق اپنی ترجیحات کا تعین نہ کریں۔

میلاد شریف اور غیر مستند و موضوع روایات

ایک اہم اور نازک پہلو جس کی طرف خاص طور پر علماءِ کرام کو توجہ دینے کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ کچھ واعظین میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محافل میں صحابہٴ کرام کی طرف منسوب کر کے میلاد شریف کے فضائل و مناقب پر ایسی روایات بیان کرتے ہیں، جن کا حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ غیر مستند اور من گھڑت قسم کی روایات ہیں۔ خاص طور پر خلفاءِ راشدین سے منسوب ایسی احادیث کو بیان کیا جاتا ہے، جن کے غیر مستند اور موضوع ہونے پر محدثینِ کرام کا اتفاق ہے۔ عصرِ حاضر کے بہت بڑے فقیہ اور محدّث، جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے، حضرت علامہ مفتی عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ نے ایک مضمون بنام ''محافلِ میلاد اور غیر مستند روایات'' تحریر فرمایا ہے، جس میں جلسہٴ عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موقع پر بیان کی جانے والی موضوع و غیر مستند روایات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مفتی

صاحب علیہ الرحمۃ کا یہ مضمون کئی ماہناموں میں چھپ چکا ہے۔قارئینِ کرام کی معلومات کے لئے ذیل میں پورا مضمون من وعن درج کیا جارہا ہے:

''ماہِ ربیع الاول شریف میں دنیا بھر کے مسلمان اپنے آقا ومولیٰ تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر حسبِ استطاعت خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔جلسہ، جلوس، چراغاں، صدقہ وخیرات سب اسی خوشی کے مظاہر ہیں اور اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت کے شکریہ کے انداز ہیں۔کچھ ذوقِ لطیف بلکہ نورِ ایمان سے محروم ایسے لوگ بھی ہیں جن کے نزدیک ان تمام امور کا اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔اگرچہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے تاہم وہ وقت بے وقت اپنے دل کا ابال نکالتے رہتے ہیں۔دوسری طرف اہلِ سنت وجماعت کے چند خطباء اور مقررین ہیں جو تبلیغِ دین کو ایک مشن بنانے کی بجائے سُنی سنائی باتوں یا غیر مستند کتابوں کے حوالے سے روایات بیان کرکے جوشِ خطابت کے جوہر دکھانے پر اکتفا کرتے ہیں اور سادہ لوح عوام جذبات کی رو میں بہہ کر نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت لگا کر خوش ہوجاتے ہیں۔

حال ہی میں علامہ ابن حجر مکی ہیتمی قدس سرہ (متوفی ۹۴۷ھ) کے نام سے ایک کتاب ''**النعمة الكبرىٰ على العالم فى مولد سيد ولد آدم**'' دیکھنے میں آئی ہے جس میں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فضائل ومحامد کے ساتھ ساتھ میلاد شریف منانے کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔مقررین حضرات کے لیے یہ کتاب بڑی دلچسپی کی چیز ثابت ہوئی ہے، اکثر خطباء اس کے حوالے سے اپنی تقریروں کو چار چاند لگا رہے ہیں۔

اس کتاب میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ارشادات سے میلاد شریف پڑھنے کے فضائل اس طرح بیان کیے گئے ہیں:

۱۔ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے میلاد شریف کے پڑھنے پر ایک درہم خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ ﴿حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

۲۔ جس شخص نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی اس نے اسلام کو زندہ کیا۔ ﴿حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

۳۔ جس شخص نے حضورِ انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے میلاد شریف کے پڑھنے پر ایک درہم خرچ کیا گویا وہ غزوہ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔ ﴿حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

۴۔ جس شخص نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی، میلاد پڑھنے کے سبب وہ دنیا سے ایمان کے ساتھ ہی جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔ ﴿حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ﴾

اس کے علاوہ حضرت حسن بصری، جنید بغدادی، معروف کرخی، امام رازی، امام شافعی، حضرت سری سقطی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم کے ارشادات نقل کیے گیے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ کے بعد چند سوالات پیدا ہوتے ہیں، اکابر علماء اہلسنت سے درخواست ہے کہ وہ ان کا جواب مرحمت فرمائیں:

۱۔ فضائلِ اعمال میں حدیثِ ضعیف بھی مقبول ہے۔ علامہ ابنِ حجر مکی فرماتے ہیں کہ ”معتبر اور مستند حضرات کا اس پر اتفاق ہے کہ حدیث ضعیف فضائلِ اعمال میں حجت ہے۔“

شیخ الشیوخ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقمطراز ہیں: ''صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول، فعل اور تقریر کو بھی حدیث کہا جاتا ہے۔''

علامہ ابن حجر مکی دسویں صدی ہجری میں ہوئے ہیں، لازمی امر ہے کہ انہوں نے مذکورہ بالا احادیث صحابہ کرام سے نہیں سنیں، لہٰذا وہ سند معلوم ہونی چاہئے جس کی بنا پر احادیث روایت کی گئی ہیں خواہ وہ سند ضعیف ہی کیوں نہ ہو یا ان روایات کا کوئی مستند ماخذ ملنا چاہئے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اسناد دین سے ہے، اگر سند نہ ہوتی تو جس کے دل میں جو آتا کہہ دیتا۔''

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو تم کو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمھارے آباء نے، تم ان سے دور رہنا۔'' سوال یہ ہے کہ خلفاءِ راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر بزرگانِ دین کے یہ ارشادات امام احمد رضا بریلوی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، ملا علی قاری، علامہ سیوطی، علامہ نبہانی قدست اسرارہم اور دیگر علماءِ اسلام کی نگاہوں سے کیوں پوشیدہ رہے؟ جبکہ ان حضرات کی وسعتِ علمی کے اپنے اور بیگانے سب ہی معترف ہیں۔

۳۔ خود ان اقوال کی زبان اور اندازِ بیان بتا رہا ہے کہ یہ دسویں صدی کے بعد تیار کیے گئے ہیں۔ میلاد شریف کے پڑھنے پر دراہم خرچ کرنے کی بات بھی خوب رہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں نہ تو میلاد شریف کی کوئی کتاب تھی جو پڑھی جاتی تھی اور نہ ہی میلاد کے پڑھنے کے لیے انہیں دراہم خرچ کرنے اور فیس ادا کرنے کی

نشان تک نہیں ہے۔اس سے نتیجہ نکالنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی کہ یہ ایک جعلی کتاب ہے جو علامہ ابنِ حجر مکی کی طرف منسوب کر دی گئی ہے۔علامہ سید محمد عابدین شامی (صاحبِ ردالمحتار) کے بھتیجے علامہ سید احمد عابدین شامی نے اصل ''**نعمة کبری**'' کی شرح ''**نشر الدر علی مولد ابن حجر**'' لکھی جس کے متعدد اقتباسات علامہ نبہانی نے **جواهر البحار** 'جلد:۳' صفحہ:۳۳۷ سے ۳۷۴ تک نقل کیے ہیں۔اس میں بھی خلفاءِ راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مذکورہ بالا اقوال کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

ضرورت ہے کہ محافلِ میلاد میں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے ساتھ ساتھ آپ کی سیرتِ طیبہ اور آپ کی تعلیمات بھی بیان کی جائیں۔میلاد شریف کی روایات مستند اور معتبر کتابوں سے لی جائیں مثلاً **المواهب اللدنیه ،سیرتِ طیبه ، خصائص کبریٰ ، زرقانی علی المواهب ، مدارج النبوة** اور **جواهر البحار** وغیرہ۔اگر صحاح ستہ اور حدیث کی دیگر معروف کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو ان سے بھی خاصا مواد جمع کیا جا سکتا ہے۔

اگر مواد یکجا مطلوب ہو جس سے باآسانی استفادہ کیا جا سکے تو اس کے لیے سیرت رسولِ عربی از علامہ نور بخش توکلی ، میلاد النبی از علامہ احمد سعید کاظمی ، الذکر الحسین از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی ، دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ سید محمود احمد رضوی ، **حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف** از محمد بن علوی المالکی الحسنی ، **مولد العروس** از علامہ ابن جوزی اور **حسن المقصد فی عمل المولد** از امام جلال الدین سیوطی کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔'' (نوٹ) یہاں تک علامہ عبدالحکیم شرف قادری

صاحب علیہ الرحمہ کا مضمون ہے)''۔

چونکہ گفتگو غیر مستند اور موضوع روایات پر ہو رہی ہے تو ضمناً ایک اور ضروری مسئلے کی وضاحت کرتا چلوں کہ آج کل یہ رواج بھی عام ہوتا جا رہا ہے کہ لوگ ہر ماہ کے شروع میں اُس مہینے کے بارے میں کچھ موضوع اور غیر مستند حدیثیں لوگوں کو بھیجتے ہیں، جن میں یہ پیغام ہوتا ہے کہ جس نے کسی کو فلاں ماہ مثلاً ربیع الاوّل یا رمضان المبارک کی خبر دی اُس کے لئے جنت لازم ہو جاتی ہے۔ اِن احادیث کی کوئی حقیقت نہیں، انہیں بھیجنے سے رکنا لازم ہے۔ جیسا کہ شرفِ ملت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب علیہ الرحمہ کے تحریر کردہ مضمون میں بھی آپ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کا فرمان درج ہے کہ ''میری امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو تم کو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباء نے، تم ان سے دور رہنا''۔ البتہ ہر مہینہ کا چاند دیکھ کر اپنے لئے اور دوسروں کے لئے خیر و برکت کی مسنون دعا کرنا خصوصاً رجب کا چاند دیکھ کر ''**اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ**'' کے الفاظ سے دعا کرنا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کی سنتِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ اس کا اہتمام ہونا چاہئے۔

اب اختصار کے ساتھ موضوع (خودساختہ) احادیث کا شرعی حکم تحریر کیا جا رہا ہے۔ علماءِ کرام کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص موضوع (گھڑی ہوئی) احادیث کا علم رکھتا ہے تو اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ لوگوں پر ظاہر کئے بغیر اُسے بیان کرے۔ کیونکہ مسلم شریف کی حدیث ہے:

من حدث عنی بحدیث یری انه کذب فهو احدالکاذبین

ترجمہ: ''(رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا) کہ جس نے میری طرف سے ایسی حدیث بیان کی، جس کے بارے میں جانتا ہو کہ یہ جھوٹی ہے، تو وہ بھی جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک ہے، (**ضیاءِ علم الحدیث، صفحہ نمبر ۴۱۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز**)''۔

اسی طرح ہمارے پیشِ نظر نبی کریم صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کی یہ حدیث مبارک بھی رہنی چاہئے کہ جس میں آپ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

انّ کذبا علی لیس ککذب علیٰ احد فمن کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار

''ترجمہ: ''میری طرف جھوٹ کی نسبت کرنا کسی عام آدمی کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنے کی طرح نہیں ہے، پس جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کی، تو اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا، (**مقدمہ صحیح مسلم، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**)''۔

یہ بھی ذہن میں رہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کی طرف جھوٹی بات کو منسوب کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے کے مترادف ہے (**مَعَاذَ اللّٰہِ**)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اپنے رسول صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اُن کی ہر بات وحی الٰہی پر مشتمل ہوتی ہے، جس میں غلطی اور جھوٹ کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ☆ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى ☆

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سوال کے جواب میں کہ کن صورتوں میں میلاد شریف کی محفل میں شرکت کرنا ناجائز ہوجاتا ہے، فرماتے ہیں۔

''وہ پڑھنا سننا جو منکراتِ شرعیہ پر مشتمل ہو، ناجائز ہے جیسے روایاتِ باطلہ و حکایاتِ موضوعہ و اشعار خلافِ شرع خصوصاً جن میں توہینِ انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہو کہ آج کل کے جاہل نعت گویوں کے کلام میں یہ بلائے عظیم بکثرت ہے، حالانکہ وہ صریح کلمۂ کفر ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ، (فتاویٰ رضویہ، طبع جدید، جلد ۲۳، صفحہ نمبر ۷۲۲)''۔

اسی طرح امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ ایک اور فتویٰ میں روایاتِ موضوعہ کی انتہائی مذمّت تحریر فرماتے ہوئے اِن روایات کو بیان کرنے اور اِس طرح کی محفل منعقد کرانے والوں کے گناہ کو شماریاتی اعتبار سے بیان فرمایا، جنہیں پڑھ کر ہر ذی شعور مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے اور اُسے اس طرح کی محفل ''گناہِ بے لذت'' کی مانند لگے گی۔ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر طرح کے گناہ (لذّت و بے لذّت) سے محفوظ و مامون فرمائے، (آمین بجاہِ سید المرسلین صلّی اللہ علیہ والہ وسلم)۔ اِمامِ اہلِ سنت اپنے زمانے کے اعتبار سے تحریر فرمارہے ہیں کہ جس وقت کچھ نہ کچھ احتیاط برتی جاتی تھی اور آج تو علمیت کا معیار خوش الحانی اور شعلہ بیانی بن گیا ہے اور میڈیا کی ترقی کے ساتھ ایک خرابی یہ پیدا ہوئی کہ مذکور الصدر خصوصیات کے ساتھ ساتھ زرق برق لباس اور خوبصورت چہروں کو (چاہے وہ بناؤ سنگھار سے حاصل ہو) بھی ایک اضافی خصوصیت بنالیا گیا۔ لہذا اب کسی کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا کہ میلاد شریف بیان کرنے والا واقعۃً عالم ہے بھی یا نہیں، اُسے اَحادیثِ موضوعہ اور صحیحہ کی تمیز ہے یا نہیں؟۔ لہذا عصرِ حاضر میں اور بھی زیادہ احتیاط برتنے کی

ضرورت ہے۔ قارئینِ کرام کی دلچسپی کے لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتویٰ کا اقتباس من وعن درج کیا جارہا ہے:

’’روایاتِ موضوعہ پڑھنا بھی حرام سُننا بھی حرام، ایسی مجالس سے اللہ عزّ جلّ اور حضور اقدس صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کمال ناراض ہیں۔ ایسی مجالس اور اُن کا پڑھنے والا اور اس حال سے آگاہی پاکربھی حاضر ہونے والا سب مستحقِ غضبِ الٰہی ہیں یہ جتنے حاضرین سب وبال شدید میں جُدا جُدا گرفتار ہیں اوران سب کے وبال کے برابر اُس پڑھنے والے پر وبال ہے اور خود اس کا اپنا گناہ اُس پر علاوہ اوران حاضرین وقاری سب کے برابر گناہ ایسی مجلس کے بانی پر ہے اوراپنا گناہ اس پر طرّہ مثلاً ہزار شخص حاضرین مذکور ہوں تو ان پر ہزار گناہ اوراس کذّاب قاری پر ایک ہزار ایک گناہ اور بانی پر دو ہزار ایک ہزار حاضرین کے اورایک ہزار ایک اُس قاری کے اورایک خود اپنا، پھر یہ شمار ایک ہی بار نہ ہوگا بلکہ جس قدر روایات موضوعہ جس قدر کلمات نامشروعہ وہ قاری جاہل جری پڑھے گا ہر روایت ہر کلمہ پر یہ حساب وبال عذاب تازہ ہونا مثلاً فرض کیجئے کہ ایسے سو کلماتِ مردودہ اس مجلس میں اس نے پڑھے تو اُن حاضرین میں ہر ایک پر سو سو گناہ اور اس قاری علم و دین سے عاری پر ایک لاکھ ایک سو گناہ اور باقی پر دو لاکھ دو سو، وقس علیٰ ہذا، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم فرماتے ہیں:

من دعا الی هدی کان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ینقص ذالک من اجورهم شیئا ومن دعا الیٰ ضلالة کان علیه من الاثم مثل اثام من تبعه لا ینقص ذالک من اثامهم شیئا، رواه الائمة احمد و مسلم والاربعة عن ابی هریره (مُسندِ امام احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)۔

ترجمہ: ''جس شخص نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس کے جتنے پیروکار ہوں گے، ان سب کے اجر وثواب کے برابر اس داعی کو بھی ثواب ہوگا اور پیروکاروں کے اجر و ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس کسی شخص نے لوگوں کو گمراہی کی طرف دعوت دی تو جتنے لوگ ان کا اتباع کریں گے، ان سب کے برابر دعوت دینے والوں کو گناہ ہوگا لیکن گمراہی میں اتباع کرنے والوں کے گناہوں میں بھی ذرہ برابر کمی نہیں ہوگی۔ ائمہ کرام امام احمد، مسلم، ترمذی، ابوداود، نسائی اور ابنِ ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اس کو روایت کیا، (ت)'' (فتاوٰی رضویہ، طبع جدید، جلد ۲۳، صفحہ نمبر ۷۳۴۔۷۳۵)''۔

چونکہ موضوع یعنی من گھڑت روایات پر گفتگو ہو رہی ہے تو ضمناً ایک اور اہم مسئلے پر روشنی ڈالنا بھی ضروری ہے کہ آج کل ایس ایم ایس اور ای میل وغیرہ کے ذریعے قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ کو بھیجنے کا رواج عام ہو چکا ہے۔ لیکن اس میں یہ کوتاہی برتی جارہی ہے کہ بغیر حوالے کے آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ کو بھیجا جارہا ہے۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بھیجی جانے والی حدیث من گھڑت ہوتی ہے لہٰذا ایس ایم ایس اور ای میل کے ذریعے اس طرح کے پیغام بھیجنے سے پہلے لازم ہے کہ اُس کی تصدیق کر لی جائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ موضوع حدیث بھیج کر بجائے ثواب کے گناہ کا مرتکب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں موضوع احادیث بیان کرنے سے محفوظ و مامون فرمائے، (آمین بجاہِ سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم)